Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۴ شعبان ۱۴۰۰ھ ۸ وفا ۱۳۵۹ ہش ۸ جولائی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۵۵

نائیجیریا میں ایک اور احمدیہ گرامر سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

اوگن سٹیٹ کے رکنِ اسمبلی کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراجِ تحسین

نائیجیریا کی اوگن سٹیٹ کے علاقے ایگو ایوے میں محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے زیر اہتمام ایک نئے احمدیہ کمیونٹی گرامر سکول کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا۔ یہ تقریب نائیجیریا کے امیر جماعت اور مشنری انچارج مولانا محمد اجمل شاہد کی صدارت میں انجام پائی۔

امیر جماعت اپنی تقریر میں ایگو ایوے AGO-IWOYE کے عوام خاص طور پر وہاں کے مسلمانوں کو مبارک باد پیش کی۔ جن کی سرپرستی کی وجہ سے اس علاقے میں احمدیہ مسلم مشن کو یہ سکول قائم کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔

نائیجیریا سے چھپنے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان ہفتہ وار رسالے دی ٹروتھ نے ۲۰ جون ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں اس سکول کے افتتاح کی تفصیلی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ امیر جماعت نائیجیریا نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے احباب پر زور دیا کہ چونکہ ستمبر میں تعلیم کا نیا سیشن شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے اس وقت تک اتنے کمرے بنا دیئے جائیں کہ تدریس کا کام شروع ہو سکے۔ انہوں نے اس موقعہ پر سکول کے لئے نائیجیرین سکتے میں ۵۰ لاکھ نیرا ترقیاتی فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا۔

اس تقریب سے اس سکول کے منصوبہ کے روح رواں مسٹر ایم او کوئے اور اوگن سٹیٹ ہاؤس آف اسمبلی کے رکن مسٹر ایس او ایڈیسیگن نے بھی خطاب کیا۔ ہفتہ وار ٹروتھ نے بتایا ہے کہ دونوں احباب نے احمدیہ مسلم مشن کی تعریف کی کہ یہ سکول نہایت ہی مناسب وقت اور موزوں جگہ پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد سکول کا منصوبہ شروع کرنے کے انچارج ان چیف نے حاضرین سے درخواست کی کہ وہ اس سکول کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر عطیات دیں۔ اس موقعہ پر مسٹر ایڈیسیگن نے اوگن سٹیٹ کی حکومت کی طرف سے پورا تعاون کرنے کا یقین دلایا۔

اس موقعہ پر سکول کی تعمیر کے لئے عطیا جات دینے والوں میں سے مسٹر کوئے نے پانچ ہزار نائرا، مسٹر ایڈیسیگن نے ۱۰۰۰ نائرا اور دیگر مدعوئین نے فراخدلی سے عطیات دیئے جس سے کل دس ہزار نائرا کی رقم جمع ہو گئی۔ اس موقعہ پر ہائی سکول ایگو ایوے کے طلباء نے عربی تظلیم گا کر سنائیں۔ آخر میں برادر الہاڈ نائے حاضرین اور امیر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا اور الحاج ریکاری نوئیبو دین کے اختتامی دعا کروائی۔

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۷ وفا/ جولائی۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرینکفرٹ میں بخیریت ہیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

یہ اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی مرسلہ اس تار میں دی گئی ہے۔ جو کہ یہاں پر جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ۷ جولائی کو موصول ہوئی ہے۔

احباب کرام دردِ دل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ دیارِ غیر میں حضور کے اس دورے کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور معجزانہ فتوحات کا سبب بنائے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

۔۔ نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے مربیان اور معلمین ماہ رمضان المبارک میں دورہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے اپنے سنٹر میں رہ کر روزے رکھیں اور مقامی جماعت کی تربیت و اصلاح میں کوشاں ہوں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو آمین

سید احمد علی ربوہ

اعلان بابت انعامی تمغہ جات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے کہ:

"ہر وہ لڑکا جو امیر ہے اور مستحق نہیں ادائے حقوق کے وظائف کا۔ اگر وہ فرسٹ سیکنڈ۔ تھرڈ آتا ہے بورڈ میں یا یونیورسٹی میں تو اس کو یا ان سب کو خدا کرے سینکڑوں ہوں جماعت کی طرف سے تمغے دیئے جائیں گے

صد سالہ جوبلی کے نام پر اور چاہے یہ بچے دنیا کے کسی ملک میں رہنے والے ہوں اگر وہ اپنے ریجن میں اپنے نظام تعلیم میں فرسٹ آئیں۔ یا سیکنڈ آئیں یا تھرڈ آئیں تو تین قسم کے تمغے انکو دیئے جائیں گے۔"

(الفضل ۲۹ ۸ ص ۱)

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ کی خصوصی دعائیں حاصل کرنیکا طریق

ہر احمدی طالب علم حضور کو اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کرونگا اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔" (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد [illegible] مطبع ضیاء الاسلام [illegible] مقام اشاعت [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ر شعبان ۱۴۰۰ھ
۸ر وفا ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش اعتقادی کا نازک شیشہ

کتنے لوگ ہیں کہ اس درد اور سوز سے وعظ کرتے ہیں کہ سننے والوں کے دل پانی ہو جاتے ہیں۔ محفل میں بیٹھتے ہیں تو ان کی نصیحت اتنی موثر اور جامع اتنی جذباتی اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہوتی ہے کہ بڑے بڑے متکبر دنیا دار چوکڑی بھول جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے اچھائی کی نصیحت کرنا ان کا مشغلہ ہوتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا دنیا کی بے راہ روی اور گمراہی کے درد سے ان کے دل خون ہو چکے ہیں اور کبھی کبھی تو یہ احساس ہوتا ہے کہ گویا آیت قرآنی

تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

صرف انہی کے لئے اتری ہے۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر رشک آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کتنا خوش ہوگا؟ اس پاک مولائے حقیقی کی رضا ان کے شامل حال ہوگی۔

مگر بعض اوقات خوش اعتقادی کا یہ نازک شیشہ ذرا سی ضرب سے چور چور ہو جاتا ہے۔ معمولی سی ٹھوکر سے ہزار لخت ہو جاتا ہے۔ جب یہ شبہ ہوتا ہے کہ واعظ کا قول اس کے عمل سے مطابقت نہیں رکھتا۔ یہ کتنا نازک رشتہ ہے جو عمل کو قول کے مطابق نہ پا کر کتنے مختلف رنگوں میں ڈھل کر کیسی کیسی خوفناک شکلیں بنا لیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ:۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(البقرہ: ۴۵)

ترجمہ:۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی (کرنے) کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ پھر (بھی) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

حضرت امام آخر الزمان مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسروں کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔ چونکہ خود تو وہ پابند ان امور کا نہیں ہوتا اس لئے آخر لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۲)

اے خدا! ہماری نصیحتوں کو کبر اور بغض سے محفوظ رکھو۔ ہماری نیتوں کو پاک صاف کر، ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر اس خوبی سے چلنے کی توفیق دے کہ ہم تیرے ہی ہوں تیرے ہی رہیں اور اسی پر ہمیں موت آئے۔ آمین۔ اے خدا ہمیں اپنے غضب اور ناراضگی کی آگ سے بچا۔ ہمارے اقوال حسنہ تیری ناراضگی کو دعوت دینے والے نہ ہوں۔ ہم کو اپنی رضا کی راہوں پر چلا اور کبھی اس راہ سے گمراہ نہ کر۔ آمین ثم آمین اللھم آمین۔

تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی قرآن کے ذریعہ خدا کو اسی عالم میں دیکھ لیتا ہے

یہی اس کتاب کا اصل مقصد ہے اسی لئے کہا ہے کہ یہ متقیوں کیلئے ہدایت ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (البقرہ: ۳)

ترجمہ:۔ یہی کامل کتاب ہے۔ اس (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

"یہاں بالطبع ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کتاب کی غرض و غایت تو یہ بتائی ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اور پھر متقیوں کے صفات بھی وہ بیان کئے جو سب کے سب ایک باخدا انسان میں ہوتے ہیں یعنی خدا پر ایمان لاتا ہو، نماز پڑھتا ہو، صدقہ دیتا ہو، کتاب اللہ کو مانتا ہو، قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ پھر جو شخص پہلے ہی سے ان صفات سے متصف (ہے) اور وہ متقی کہلاتا ہے اور ان امور کا پابند ہے تو پھر وہ ہدایت کیا ہوئی؟ جو اس کتاب کے ذریعہ اس نے حاصل کی۔ اس میں وہ امر زائد کیا ہے جس کے لئے یہ کتاب نازل ہوئی ہے؟۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے وہ کوئی اور امر ہے جو اس ہدایت میں رکھا گیا ہے کیونکہ یہ امور جو بطور صفات متقین بیان فرمائے ہیں یہ تو اس ہدایت کے لئے جو اس کتاب کا اصل مقصد اور غرض ہے بطور شرائط ہیں ورنہ وہ ہدایت اور چیز ہے اور وہ ایک اعلیٰ امر ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے اور جس کو میں بیان کرتا ہوں۔

پس یاد رکھو کہ متقی کی صفات میں سے پہلی صفت یہ بیان کی ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں یہ مومن کی ایک ابتدائی حالت کا اظہار ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکھا ان کو مان لیا ہے۔ غیب اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اس غیب میں بہشت، دوزخ، حشر اجساد اور وہ تمام امور جو ابھی تک پردۂ غیب میں ہیں شامل ہیں اب ابتدائی حالت میں تو مومن ان پر ایمان لاتا ہے۔ لیکن ہدایت یہ ہے کہ اس حالت پر اسے ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا علم غیب سے انتقال کر کے شہود کی طرف آجاتا ہے اور اس پر پھر ایسا زمانہ آجاتا ہے کہ جن باتوں پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا تھا وہ ان کا عارف ہو جاتا ہے اور وہ امور جو ابھی تک مخفی تھے اس کے سامنے آجاتے ہیں اور حالت شہود میں انہیں دیکھتا ہے پھر وہ خدا کو غیب نہیں مانتا بلکہ اسے دیکھتا ہے اور اس کی تجلی سامنے رہتی ہے۔ غرض اس غیب کے بعد شہود کا درجہ اسے عطا کیا جاتا ہے۔ جیسے ایمان کے بعد عرفان کا مرتبہ ملتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو اسی عالم میں دیکھ لیتا ہے۔ اور اگر اس کو یہ مرتبہ عطا نہ ہوتا۔ تو پھر یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کے مصداق کوئی ہدایت اور انعام عطا نہ ہوتا۔ اس کے لئے قرآن گویا موجب ہدایت نہ ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا اور اس کے لئے ہدایت یہی ہے کہ اس کے ایمان کو حالت غیب سے منتقل کر کے حالت شہود میں لے آتا ہے۔"

(تفسیر سورۂ بقرہ صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنفاق فِی سَبِیلِ اللّٰہ

مکرم محمد امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بہاولپور

ایسے فرائض جو ایمان لانے کے ساتھ فوری طور پر واجب ہوتے ہیں ان میں سب سے اہم نماز اور انفاق سبیل اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے:۔

"ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝"

(بقرہ ع ۱)

یہی کامل کتاب ہے اس میں (امر) میں کوئی شک نہیں۔ متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح فرمایا:۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ"

(بقرہ آیت ۲۵۵)

اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بارہ میں قرآن شریف میں صدقہ اور زکوٰۃ کے الفاظ بھی آئے ہیں مگر اس کی بنیاد مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہے یعنی جو کچھ بھی خدا نے ہمیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا ہے، جان۔ مال، اولاد، وقت، عزت، علم۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کی عنایت کردہ تمام قوتوں، استعدادوں صلاحیتوں اور نعماء میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ فرمایا:۔

"قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی"

نیک بات کہنا اور قصور معاف کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے پیچھے ایذا رسانی ہو

اس میں بتایا کہ نیک اور اچھی بات کرنا اور لوگوں سے حتی الوسع حسن اخلاق سے پیش آنا بھی صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ"

پاکیزہ کلام کرنا بھی صدقہ ہے

ایک اور روایت میں ہے:۔

"اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ"

اے لوگو تم آگ سے بچنے کا سامان کرلو اگر کچھ نہیں تو ایک کھجور ہی صدقہ میں دے دو اور اگر وہ بھی نہیں تو کم از کم لوگوں سے نیک بات کرکے نیکی حاصل کرو

اور ایک جگہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

"کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ"

ہر نیک بات یا نیک کام صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب طیب الکلام)

اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ سے مراد صرف مال خرچ کرنا نہیں بلکہ مال بھی اور دیگر استعدادیں بھی جو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ مراد ہیں۔ ہر ایک قوت سے بنی نوع انسان کے لئے بھلائی اور بہبود اور اصلاح کا اقدام کرنا ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ سے مراد مالی قربانی کا وہ چھوٹا سا حصہ ہے جو ایک مقررہ نصاب کے مطابق مالداروں پر واجب کیا گیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس آیت پر غور کرنے والے لوگ ہمیشہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان کی ہر طاقت اور ان کے قبضہ کا ہر سامان ایک حد تک دوسروں کے کام آئے۔ ان فقہاء نے اسلام کی ایک بڑی صداقت کو پالیا جنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ عورت کا وہ زیور جو پہنا جائے اور کبھی کبھی دوسری غریب عورتوں کو پہننے کے لئے دے دیا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں یہ ایک نہایت سچی بات ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کو پاک کرنے کے لئے ہے اور جو مال خرچ ہو رہا ہے وہ جاری پانی کی طرح ہے اور کوئی چیز اسے گندا نہیں کرسکتی جو مال آج ایک کو فائدہ دے رہا ہے کل دوسرے کو وہ بہتے چشمے کی طرح ہے جس کا پانی اس وقت یہاں ہوتا ہے تو دوسرے منٹ آگے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱ جزو ۱ صفحہ ۱۲۱-۱۲۲)

حقیقت یہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے بغیر ایمان باللہ ثابت نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝"

(سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت ۷)

تو کہہ دے میں بھی تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا صرف ایک خدا ہے پس اس کا خیال کرکے استقلال دکھاؤ اور اس سے استغفار کرتے رہو اور (یاد رکھو کہ) مشرکوں کے لئے عذاب (مقدر) ہے۔ وہ (مشرک) جو نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔

غور کرنے کی بات ہے کہ زکوٰۃ تو مسلمانوں پر فرض ہے جو غیر مسلم یا مشرک ہیں ان پر تو زکوٰۃ فرض ہی نہیں، مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مشرک جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے عذاب مقدر ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایمان باللہ کے ساتھ اس طرح لازم اور منسلک ہے کہ الگ کرنے سے ایمان باللہ قائم نہیں رہتا اور بظاہر مومن کہلانے والے مشرک خفی کے مرتکب ہوکر مشرکین میں شامل ہو جاتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی تعداد میں مسلمان نظام خلافت کے منکر ہوگئے اور بہت سے قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا۔ اس وقت ایسے نازک حالات پیش آئے کہ حضرت عمرؓ جیسے جری انسان اور حضرت علیؓ جیسے رجل جلیل اصحاب کرام نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت نرمی کی جائے اور حالات درست ہونے سے زکوٰۃ لینے پر زور نہ دیا جائے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ جیسے رقیق القلب انسان نے اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ لوگ اگر اونٹ کا گھٹنہ باندھنے والی ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اور اب وہ نہیں دیں گے تو میں اس وقت تک ان سے جنگ کرتا چلا جاؤں گا جب تک کہ میں اس رسی کو ان سے وصول نہ کرلوں۔

(تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۲۲۴)

قرآن شریف میں فرمایا:۔

"الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا"

(نساء آیت ۳۸)

جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو بھی بخل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس سے معلوم ہوا ہے کہ بخیل لوگ اپنی آمد کو چھپاتے ہیں حالانکہ جو خدا تعالیٰ

کی طرف سے ملا ہے وہ اس کا فضل ہے اس کے لئے تو شکر کرنا چاہیئے مگر وہ کفرانِ نعمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو چھپاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ذلت عذاب مقدر کیا ہے جو منکرین کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو وعدہ کیا تھا کہ اگر تم نے ہماری عطایا اور انفال کا شکر کیا اور صحیح استعمال کیا تو ہم تمہیں اور زیادہ عطا کریں گے۔ مگر بخیل لوگ اپنے مال کو بڑھانے کے لئے خدا کا بیان کردہ طریقہ اختیار نہیں کرتے بلکہ ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے وہ بجائے ترقی کے تنزل کرتے ہیں اور خدا کی ناراضگی بھی مول لیتے ہیں۔ بخیل دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اگر دوسرے لوگ بخیل کے ساتھ مل کر بخل نہ کریں تو بخل چھپا نہیں رہتا۔

حدیث شریف میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ"

(مسند احمد ص ۳۲۳ ج ۴)

کہ بخل سے بچو کیونکہ بخل نے پہلوں کو ہلاک کیا۔ اس نے اُن کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابلِ احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

اس حدیث کے بعد مسلمانوں کو یقیناً بخل سے بچنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"تکبر بخل وغیرہ بداخلاقیاں یعنی اپنے اندر شرک کا ایک حصہ رکھتی ہے اس لئے ان بداخلاقیوں کا مرتکب خدا کے فضلوں سے حصہ نہیں لیتا بلکہ محروم ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۱)

جب ہمیں یہ علم ہو گیا کہ انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق کسی خاص سلسلہ یا جماعت سے نہیں بلکہ ایمان باللہ سے ہے تو ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب میں بھی خدا کی راہ میں قربانی کرنے کا ضرور رواج ہونا چاہیئے اس بارہ میں قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مذہب میں قربانی کا طریق جاری رہا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا تعلق براہِ راست ایمان باللہ سے ہے نہ کہ کسی سلسلہ یا جماعت سے۔ فرمایا ہے:۔

"وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝"

(سورۃ حج آیت ۳۵)

ہر ایک قوم کے لئے ہم نے قربانی کا ایک طریق مقرر کیا ہے تاکہ وہ ان چارپایوں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بخشے ہیں اللہ تعالیٰ کا نام لیں (پس یاد رکھو کہ) تمہارا خدا ایک خدا ہے پس تم اسی کی فرمانبرداری کرو اور جو (خدا کے سامنے) عاجزی اختیار کرنے والے ہیں ان کو خوشخبری دے دے۔

یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا تقاضا ہے کہ اس کی خاطر ہر چیز قربان کی جائے۔ اگر کوئی خدائے واحد کی پرستش کرتا ہے تو وہ اپنا سب کچھ خدائے واحد کی منشاء کے مطابق خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرے گا اگر وہ خدائے واحد کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار نہیں تو کیا وہ کسی اور کی خاطر کچھ رکھنا چاہتا ہے؟ اس کا کوئی اور معبود ہے کیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چندہ کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں بلکہ مالی فرضوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندہ جمع کئے گئے تھے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۲)

تزکیۂ نفس:

عام خیال یہ ہوتا ہے کہ شاید مال اس لئے خرچ کرنے کا حکم ہے کہ سلسلہ یا جماعت کو ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر ابتدائی زمانہ میں جب کہ سلسلہ بہت کمزوری کی حالت میں ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ خیال اس رنگ میں درست نہیں ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ خدائی جماعتوں کو اپنے استحکام کے لئے لوگوں کے مال کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ اپنی قائم کردہ جماعت کی ترقی غلبہ اور استحکام کے لئے انسانی امداد کا محتاج ہے اور یہ بات سرے سے ہی غلط اور ناقابلِ تسلیم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے تزکیۂ نفس کی خاطر مال اور دیگر کئی چیزوں کی قربانی کرنی پڑتی ہے کیونکہ اگر انسان اپنی جملہ اشیاء و اموال میں سے خدا کی راہ میں خرچ نہ کرے تو اس کا نفس دنیا کی لالچ میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور خدا سے انسان کا تعلق تب پیدا ہو سکتا ہے کہ جب انسان کا نفس دنیا کی محبت سے منقطع ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے خالص ہو جائے اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میری عطایا میں سے میری خاطر قربانی کرو اس میں تمہاری بھلائی ہے۔ ورنہ تم زمین کے کیڑے کی طرح ہو جاؤ گے اور تمہارا انجام بھی زمین کی کیڑے والا ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا:۔

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝"

(سورۃ توبہ آیت ۱۰۳)

تو ان کے اموال میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور ان کے لئے دعا بھی کرتا رہ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تعالیٰ تیری دعاؤں کو سننے والا ہے اور (حالات کو) جاننے والا ہے۔

اس آیت میں صاف وضاحت ہے کہ مسلمانوں کے اموال اس کے لئے بطور زکوٰۃ یا صدقہ وصول کئے جائیں تا ان کے اندر پاکیزگی پیدا ہو اور ان کے اموال کو بڑھانے کا موقع پیدا ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ زیادہ موثر ہوں گی۔ تزکیۂ نفس کا گر یہ ہے کہ اس کے لئے دو طرفہ جوش پایا جائے مومنین بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے عشق میں سرشار ہوں جس کا مظاہرہ یہ ہے کہ وہ ہر چیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی مرضی پر قربان کرتے ہوں۔ دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں مسلمانوں کی بھلائی کے لئے تڑپ اور دعا کا جوش موجود ہو۔ اس دو طرفہ جوش محبت کے نتیجہ میں تزکیہ نفس پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔"

(سورۃ التغابن آیت ۱۷)

پس جتنا ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ بخل سے بچنا کامیابی ہے زکوٰۃ کے لفظی معنے بھی پاک کرنے کے ہیں یعنی زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کا حصہ ادا کر دینے سے مال اس کے لئے پاک ہو جاتا ہے اور اس طرح اس کا نفس بھی پاک ہو جاتا ہے

مال کیونکہ اصل میں خدا تعالیٰ کا ہے اس لئے جب تک حقیقی مالک کو اس کا حصہ نہ دیا جائے اس وقت تک مزارع کیلئے سارے کا سارا مال اپنے ذاتی استعمال میں لانا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ (باقی)

میڈیکل کالجز لاہور کے احمدی طلباء کیلئے

ضروری اعلان

وہ تمام احمدی طلباء جنہیں اس سال لاہور کے کسی میڈیکل کالج میں داخلہ ملا ہو وہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے مندرجہ ذیل طلبا سے رابطہ قائم کریں۔

(۱) سہیل مقصود۔ ۳-بی-ڈیوس روڈ۔ لاہور (فون نمبر ۵۶۳۶۴)

(۲) محمد احمد اشرف۔ رول نمبر ۲۲۰۔ بیچ۔ ڈی سیکنڈ ائر۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں عبدالرحمٰن صاحب ڈیرہ غازیخان کی یاد میں

(مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان)

میرے بڑے بھائی محترم میاں عبدالرحمٰن صاحب سوا جنوری ۱۹۸۰ء کو گیارہ بجے دن تقریباً ۷۵ سال کی عمر میں دو سال کی طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ اسی رات بذریعہ ویگن ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز ظہر از راہ شفقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ ۴ بجے بعد دوپہر تدفین ہوئی۔

آپ نے ۱۹۲۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔ ۱۹۴۰ء میں وصیت بھی کر دی۔ جس کا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے رہے وفات کے وقت ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک چندہ ادا شدہ تھا۔ تحریک جدید میں مجاہدین اوّل سے شامل چلے آ رہے تھے۔ احمدیت کے شیدائی، تبلیغ کے میدان میں بیدار اور دھنی تھے۔ مطالعہ کا کافی شوق تھا، پُرجوش تبلیغ کرتے تھے۔ آپ کافی دفعہ بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت میں منتخب ہوئے۔ اور وفات تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔ مقامی جلسوں کا اہتمام نہایت خوبصورتی، محنت اور اخلاص سے کرتے اور مرکز سے آنے والے علماء کرام اور مہمانوں کا احترام کرتے اور جلسوں میں خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بڑی خوش الحانی سے پڑھتے جس سے وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے اور بذریعہ لاؤڈ سپیکر قصیدہ ورمدح حضرت خاتم النبیین پڑھتے اور اذان ایسی خوش الحانی اور سوز و درد میں ڈوبی دیتے کہ سننے والے کھڑے ہو جاتے مقامی مسجد کے کچھ حصے مرمّتی ہاؤس مہمان خانہ اور مسجد کی پختہ دکانات آپ نے تعمیر کرائیں جو کہ مسجد کی مستقل آمدنی کا ذریعہ بنی ہیں۔ مزدور کی کمی ہونے پر خود اینٹیں اور مسالہ بنا کر مستری صاحبان کو دینے لگ جاتے بہت زیرک معاملہ فہم دوستوں اور برادری میں نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم اوصاف حمیدہ، ہنس مکھ، غیرت مند، غریبوں اور یتیموں کا خیال رکھتے۔ آپ کی طبیعت میں انسانی ہمدردی اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی خوش باش طبیعت کے مالک تھے ہمیشہ مسکراتے ہوئے ملتے جس سے ملنے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اکثر مریضوں کی عیادت کے لئے ہسپتال چلے جاتے اور حسب توفیق ان کی مدد کرتے اور خوشی محسوس کرتے۔

مرحوم کو مارچ ۱۹۷۸ء میں گردہ کی تکلیف شروع ہوئی۔ ۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو اپریشن ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے کامیاب قرار دیا۔ ۲½ ماہ طبیعت قدرے سنبھل گئی لیکن بعد ازاں مختلف عوارض شروع ہو گئے۔ اور پھر سے علاج معالجہ اور تشخیص کرائی گئی۔ علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی گئی۔ لیکن بیماری دن بدن بڑھتی گئی۔ آخر اس صبر آزما بیماری کی حالت میں مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس طویل بیماری میں کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ اخبار الفضل اور سلسلہ کی کتب پڑھ کر دل کو بہلایا کرتے۔ آخری رات تک درود شریف کا ورد کرتے رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

الفضل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ
دیں۔ (مینیجر)

تبصرہ:-

لمعات نور

مشہور خوش گلو اور خوش بیان شاعر محترم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کے منظوم کلام کا مجموعہ لمعات نور کے نام سے مکتبہ عرفان نے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔ یہ مجموعہ محترم چوہدری صاحب کی تضمینات کا مجموعہ ہے جو کہ درثمین اور کلام محمود کے اشعار پر کہی گئی ہیں امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روح پرور شیریں کلام اور اس پر محترم چوہدری بشیر صاحب کی تضمین گویا سونے پر سہاگہ ہیں کہ پڑھ کر روح وجد میں آجاتی ہے اور بار بار کے مطالعے کے باوجود تشنگی ہے کہ کم نہیں ہوتی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے عام فقرات جو کہ ڈھلے ڈھلائے مصرعے ہوتے ہیں۔ ان پر کہی گئی خوبصورت نظمیں نہایت ہی لطف دیتی ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کا رازِ سلیس دلی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عشق کی گرمی سے پگھلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اشعار ہیں کہ قطار باندھے سیدھے دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔

چند اشعار ملاحظہ ہوں:-

؎ شبیر پہ ہے نورِ بصیرت سے جس کا دل — حاصل ہے اس کو لذتِ دیدارِ دلربا
متاعِ عشق نما ہے دل میں، مگن ہے شبیر اس خوشی میں — اس متاعِ عزیز کی میں کرونگا تا عمر پاسبانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس فارسی اشعار کا ترجمہ کیا گیا ہے ان میں بھی کلام کی پختہ کاری اور خنکار راز جوہر نمایاں ہیں۔

؎ بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کا ترجمہ یوں ہے:-

عشقِ خدا و عشقِ محمد مرا خمیر — گر کفر ہے۔ یہی تو میں کافر ہوں بر ملا

فارسی شعر:-

امروز قوم من نہ شناسد مقام من — روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

کا ترجمہ یوں ہے:-

میرے مقام سے ہے مری قوم بے خبر — مجھ کو کرے گی یاد وہ اک دن بچشم تر

حضرت مسیح موعود کے شعر:-

کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر نہ غلمان محمد

پر تضمین کا انداز یوں ہے:-

بہ بیضا کی اب کسی کو ہے قدرت — کہ قدرت نمائی کی ہے طاقت
دکھا سکتا نہیں کوئی کرامت — مگر اب زیرِ دامانِ محمدؐ!
"بیا بنگر نہ غلمان محمدؐ"

کتاب دلنشین اشعار کا گرانقدر مجموعہ ہے۔ مگر کتابت ذوق سلیم پر گراں گذرتی ہے۔ کاش شبیر صاحب اس کا علاج کر سکیں۔ کتاب کی قیمت ۲ روپے ہے۔

نئے قائد اصلاح وارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مکرم سید کمال یوسف صاحب قائد اصلاح وارشاد کے بیرونِ ملک تشریف لے جانے کی وجہ سے مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم کو دسمبر ۱۹۸۰ء تک قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اسلامیہ پارک لاہور کا جلسہ یوم والدین

۱۶ رجون ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم قائد صاحب ضلع لاہور کے نمائندہ خصوصی مکرم جناب خالد سیف اللہ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد تین اطفال نے حقوق والدین، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عناوین پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم وقار مصطفےٰ صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال الاحمدیہ نے اطفال الاحمدیہ کی ششماہی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں صدر مجلس نے ۵۰ کے قریب انعامات بچوں میں تقسیم کئے۔ حلقوں کے مقابلہ میں اوّل انعام حلقہ بنک کالونی کو ملا جب کہ دوم انعام حلقہ شالیمار ٹاؤن کو دیا گیا۔ دونوں انعام رننگ ٹرافیوں کی صورت میں دیئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد صاحب صدر نے حاضرین سے قریباً نصف گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آپ نے انسانی ذہن کی بناوٹ۔ اس کی خداداد صلاحیتوں اور کمپیوٹر کی طرح ریکارڈنگ کی خوبیوں سے دوستوں کو سائنٹفک طریقہ سے آگاہ فرمایا اور انہیں یاد دلایا کہ بچہ کی تربیت ۵ سال کی عمر میں نہیں بلکہ پیدائش کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے اور بچے کی شخصیت وہی بنتی ہے جو والدین کے کردار میں مخفی ہوتی ہے یا جو کچھ بچہ اپنے ماحول سے اخذ کرتا ہے یا جو وہ اپنے ذہن اور شعور سے سوچتا ہے۔ اس میں والدین کا کردار بڑا اہم ہے۔ ان کو خود وہ کام کر کے نمونہ بننا چاہیئے جو وہ بچے میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

جلسہ کے آخر میں مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بچوں کو تین بنیادی باتیں ذہن نشین کروائیں۔ اوّل دعا اور نماز کی ادائیگی، دوم تعلیم القرآن۔ اور سوم اپنے عقائد و دلائل سے واقفیت۔ یہ جلسہ قریباً ۲½ گھنٹہ جاری رہا گرمی کے باوجود تمام احباب بڑے اطمینان سے بیٹھے رہے۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا اس جلسہ میں ۶۰ اطفال اور ۶۴ خدام و انصار نے شرکت کی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور)

نمایاں کامیابی

پسرم عزیزم کریم اللہ خان نے لاہور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۷۲۳/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول گورنمنٹ چشتیہ ہائی سکول لاہور میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے جو کہ محض اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

عزیزہ صوفی حبیب اللہ خان صاحب لودھیانوی کا پوتا اور چوہدری عبد الحق صاحب منہاس کا نواسہ ہے۔ احباب بچے کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے نیز سلسلہ سے ہمیشہ وابستہ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مطیع اللہ خان بی ایڈ بلال گنج ملک پارک برادر اصغر پروفیسر سعید اللہ خان صاحب ربوہ)

درخواستِ دعا

ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی جناب ہدایت اللہ خان صاحب عرصہ تین چار ماہ سے علیل چلے آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر کو دکھایا گیا تو اس نے تشخیص کی کہ انہیں مرض کینسر لاحق ہو گیا ہے۔ اس مرض سے انکی حالت دن بدن نازک ہوتی جا رہی ہے۔ خوراک بالکل بند ہو گئی ہے دودھ بمشکل صرف چند گھونٹ پیتے ہیں۔ احباب کرام دردِ دل سے موصوف کے حق میں دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم اور اپنی قدرت کاملہ سے انہیں اس مہلک اور جان لیوا مرض سے جلد از جلد شفا دے اور انہیں درازی عمر سے نوازے آمین۔ اہلیہ مرحومہ کی رحلت سے عاجز طرح طرح کی پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہے اور عاجز کو برابر مالی پریشانیاں لاحق رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل الدین احمد خان مولوی فاضل بدین پدا ضلع پوری اڑیسہ)

امراء اضلاع و صدر صاحبان جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

گذارش ہے کہ قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران اور آپ کی سہولت کے لئے اس میں ۲۵ رجولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک پاس احمدی نوجوانوں کو وقفِ زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ایسے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین۔

۲۵ رجولائی تک توسیع اس لئے کی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔ انٹرویو سے قبل امیدواران کے کوائف مکمل کرنے کے لئے بھی آپ ہی کی خصوصی توجہ اور تعاون کی ضرورت ہو گی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ راگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا اور داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر سترہ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مولوی غلام حیدر صاحب ولد اللہ دینہ صاحب ساکن کریم نگر فارم ڈاک خانہ ملہی ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر (سندھ) ۱۷ رجون کو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے لیکن فوری طور پر جنازہ ربوہ لانا مشکل تھا اس لئے محمد آباد اسٹیٹ میں امانتاً دفن کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، اپنے قرب سے نوازے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

اس موقع پر میں یہ اعلان بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی دوست نے والد صاحب مرحوم سے قرضہ وغیرہ لینا ہو تو وہ ہمیں قرض کی تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔ تا ادائیگی کر دی جائے۔

(عبد الرحمان رند۔ ایس ایو۔ پاور ہاؤس میرپور خاص شوگر ملز لمیٹڈ۔ میرپور خاص (سندھ)

(۲) محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم آف قادیان کی صاحبزادی اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ مدیر الحکم کی پوتی مکرمہ ذکیہ عرفانی صاحبہ کراچی میں وفات پا گئی ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(محمد ادریس عرفانی دادو (سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام شاندار پکنک

حسب روایات سابق امسال بھی جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تینوں تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے مشترکہ طور پر مورخہ ۱۳/۶/۸۰ بروز جمعۃ المبارک حیدرآباد سے ۲۰ کلومیٹر دور ایک ایسی جگہ پکنک منائی جہاں آموں اور کیلوں کے ہرے بھرے باغات کے درمیان تین نہریں رواں دواں ہیں ایک طرف میرپور اور پنجاب سے آنے والی ریلوے لائن اور دوسری طرف تارکول کی پختہ کشادہ سڑک گذرتی ہے جسے عرف عام میں "کالو موری" کہا جاتا ہے جہاں آموں کے اس موسم میں ہر وقت کوئل کی کوہو کوہو کی مدھری آواز سنائی دیتی ہے جو سماں کو دلکش اور دلفریب بنا دیتا ہے۔

پروگرام کے مطابق صبح ۸½ بجے سکوٹروں، جیپوں، سوزوکیوں اور کاروں پر یہ پکنک پارٹی روانہ ہوئی اور جنہیں ان سواریوں میں جگہ نہ مل سکی انہیں ایک ٹریکٹر ٹرالی کے ذریعہ کالو موری پہنچایا گیا۔ ۱۰ بجے کے قریب افتتاحی تقریب مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کی صدارت میں جو آج کے روز امیر قافلہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم رانا عطاء اللہ صاحب چیئرمین سب کمیٹی پکنک نے مجلس و حلقہ وائز حاضری لی حاضری سے معلوم ہوا کہ ۱½ صد کے قریب دوست اس پکنک میں حاضر ہوئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد مربی صاحب سلسلہ نے دوستوں کو پکنک کے فوائد بتاتے ہوئے تلقین کی کہ وہ اپنے اپنے نگرانوں کی اطاعت کریں اور خاص طور پر بچوں کے نگران صاحبان ان کی خاص حفاظت کا خیال رکھیں مربی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پکنک کوئی عیاشی اور ضیاع الوقتی نہیں بلکہ ہر تنظیم کے لائحہ عمل میں یہ پروگرام رکھے گئے ہیں اس لئے ایسی پاکیزہ اور صاف ستھری تفریح میں حصہ لینا نہ صرف اپنے لئے مفید ہے بلکہ نظام کی اطاعت بھی ہے۔ دعا کے ساتھ احباب کو نہانے کی اجازت دی گئی اس دوران خدام، انصار اور اطفال کے الگ الگ ورزشی مقابلے ہوئے۔ جہاں خدام و انصار بڑی نہر میں نہا رہے تھے وہاں چھوٹی نہر میں اناڑی اور بچے اپنے نگرانوں کی معیت میں اس پکنک سے لطف اندوز ہو رہے تھے اسی دوران احباب کی لذیذ اور شیریں آموں سے تواضع کی گئی جس سے اس پکنک کا لطف دوبالا ہو گیا۔

۱½ بجے نماز جمعہ کی پہلی آذان ہونے پر تمام احباب جلد جلد کپڑے تبدیل کر کے اور تیار ہو کر خدائے واحد کی عبادت کے لئے کشاں کشاں ان درختوں کی گھنی چھاؤں میں جمع ہونا شروع ہو گئے جہاں نماز کی ادائیگی کے لئے دریاں بچھا دی گئیں تھیں۔ دو بجے دوسری آذان کے ساتھ مکرم مربی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے ہی پر لطف کھانا پیش کیا گیا کھانا اتنی وافر مقدار میں تیار کیا گیا تھا کہ سب افراد کے سیر ہو جانے کے بعد پھر بھی بچ گیا۔

کھانے سے فارغ ہوتے ہی اسی جگہ مکرم مربی صاحب کی صدارت میں علمی مقابلے شروع ہوئے وقت کی کمی کے پیش نظر سب سے پہلے تلاوت و نظم خوانی کا مقابلہ ہوا اور پھر بیت بازی کا اس کے بعد تھالیوں میں سوکھے آٹے کے اندر سے بغیر ہاتھ کی مدد کے منہ سے سکے نکالنے کا انتہائی دلچسپ مقابلہ ہوا۔ اطفال میں شہباز احمد ابن رانا عطاء اللہ صاحب اور خدام میں خاکسار اوّل آیا اور ہم دونوں خصوصی انعام کے حقدار قرار دیئے گئے جو موقع پر ہی مکرم مربی صاحب نے ہمیں دیئے۔ اس کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ انصار کے لئے موضوع تھا پکنک کے فوائد اور خدام کے لئے "میں کون ہوں" خدام مقررین نے انتہائی شگفتہ انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر کے "اپنے کو" متعارف کروانے کی کوشش کی ہر مقرر نے اس نکتہ پر خاص طور پر زور دیا کہ "میں ایک احمدی مسلمان ہوں" بعدہٗ رانا عطاء اللہ صاحب مرحوم نے اس کامیاب پکنک منانے پر تمام منتظمین اور دوستوں کا ان کے تعاون پر شکریہ ادا کیا اس کے بعد گروپ فوٹوز ہوئے جس کے بعد مربی صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ قافلہ تقریباً ۵½ بجے شام واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

اس پکنک میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کے علاوہ گوندل فارم آصف آباد ٹنڈو جام کے احباب اور بشیر آباد اسٹیٹ سے مکرم مربی سلسلہ مولوی نسیم انور صاحب نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس قسم کے محبت اور الفت کے مظاہرے کرنے اور آپس میں مل بیٹھنے کی احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ توفیق دیتا رہے اور ہمیں اس کے بہترین بابرکت نتائج سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ اللھم آمین۔ (افضل طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لطیف آباد حیدرآباد)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ر جون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۲۵ر جولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے اس لئے ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر (۲۵ر جولائی ۱۹۸۰ء تک) مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء العزیز ۳۰ر اگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم رانا بشیر احمد صاحب لاہور ایک لمبی بیماری کے باعث ۲۵ر جون کو ۵۰ سال کی عمر میں سروسز ہسپتال میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

(ظفر اللہ کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) مکرم منور احمد صاحب ابن میجر بشیر احمد صاحب مرحوم جو نشتر میڈیکل کالج کے فورتھ ایئر کے طالب علم ہیں ان کی آنکھ میں شدید چوٹ لگ گئی ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مکرم محمد عامل بدر ایجنٹ الفضل سرگودھا)

(۲) خاکسار نرینہ اولاد سے محروم ہے اس وقت میری پانچ لڑکیاں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد سے نوازے آمین۔

(حکیم عبدالمنان ابن حکیم عبدالرحمان صاحب مرحوم جامع مسجد بازار تاندلیاں والا ضلع فیصل آباد)

(۳) خاکسار آج کل بہت سی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز امریکہ میں مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشاں ہے۔ احباب میری پریشانیوں اور مشکلات کے دور ہونے اور تعلیم کے سلسلہ میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (سیف اللہ باجوہ چک ۱۰۳/۶-R ضلع بہاولنگر)

ایف ایس سی کے طلباء کے لئے کوچنگ کلاس ۱۰ جولائی کو شروع ہوگی

فزکس۔ کیمسٹری۔ بیالوجی۔ ریاضی۔ انگلش۔ شماریات اور اکنامکس کی تدریس کا انتظام ہوگا

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور و فیصل آباد کے زیر اہتمام ایف۔ ایس۔ سی کے طلباء کے لئے کوچنگ کلاسز انشاء اللہ دس جولائی بروز جمعرات سے ایوان محمود میں شروع ہونگی۔ طلباء کے لئے فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، انگلش، شماریات اور اکنامکس پڑھانے کا انتظام ہوگا۔ جو طلباء پڑھنا چاہتے ہوں۔ وہ ۱۰ جولائی کو صبح ۸ بجے ایوان محمود میں مکرم عبدالرشید صاحب زاہد انچارج کوچنگ کلاسز کو مل لیں۔ (صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ہوگا۔ انٹرویو کے لئے صرف ان امیدواران کو بلایا جائے گا۔ جن کی درخواستیں ۱۵ جولائی تک وکالت دیوان میں پہنچ جائیں گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء کیلئے ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرکے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو درخواستیں بھجوا دیں۔

درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۱۵ جولائی ۱۹۸۰ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مقصود احمد صاحب قمر کے گھر پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام نعمان قمر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی نیک اور صالح زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

خاکسار جلال الدین شمس مربی گوجرہ

نمایاں کامیابی

عزیزم طارق بشیر ناصر ابن مکرم بشیر احمد صاحب شمس آف دارالرحمت وسطی ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال میٹرک کے سالانہ امتحان میں ۶۹۹/۸۵۰ نمبر لے کر اپنے سکول (تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) میں اول پوزیشن حاصل کی ہے

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی اعلیٰ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد حسین کاتب الفضل)

قابل فروخت مکانات اور پلاٹس

فیکٹری ایریا ایک کوٹھی برقبہ دو کنال۔ دارالعلوم شرقی۔ دو مکان دس مرلہ۔ دارالرحمت وسطی ایک مکان ۵ مرلہ۔ ایک مکان دس مرلہ قابل فروخت موجود ہیں۔ دارالعلوم شرقی پلاٹ ۱ کنال فیکٹری ایریا پلاٹ ۱ کنال قابل فروخت۔ غلہ میں ایک چوبارہ اور دو دکانیں۔ دارالعلوم غربی میں ایک مکان برائے کرایہ موجود ہیں۔ نصرت آباد میں پلاٹس رہائشی برائے فروخت موجود ہیں۔ ضرورت مند احباب متوجہ ہوں۔

مرزا عبدالسمیع ہمدرد پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۴۲

اعلان بابت تمغہ جات۔ بقیہ صفحہ اول

حضور کے اس اعلان کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احمدی طالب علم جس کا نتیجہ امتحان ۱۳/۸ کے بعد اجتماع خدام الاحمدیہ تک نکلے۔ اور وہ ان مذکورہ بالا انعامی تمغہ جات کا حقدار ہو وہ دستاویزی ثبوت کے ساتھ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کرے۔

جو طلباء ایسا نہیں کریں گے بعد میں وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر انعام حاصل کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے۔

ناظر تعلیم ربوہ

فون نمبر ۳۸۲۲

رہائش اور سرمایہ کاری کیلئے یکساں موقع

- سرگودھا میونسپل کمیٹی حدود کے اندر
- تمام رہائشی سہولتوں سے آراستہ
- نیو سٹیلائٹ ٹاؤن سے ملحقہ
- ایک بہتر رہائشی منصوبہ

"الحمرا پارک"

جہاں آپ کو اپنی پسند کے مطابق ایک کنال ۱۰ مرلے ۷ مرلے اور ۵ مرلے کے رہائشی پلاٹس مل سکتے ہیں

رابطہ کے لئے۔ الحمرا اسٹیٹس 699 اے سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اکسیر گلٹی پتان

اکسیر کنار

تریاق زہرباد

و دیگر ۱۹ اکسیرات حیوانات

فی پیکٹ ۲/- درجن ۱۸/- گرس ۲۰۰/-

بونس علاوہ۔ حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت

کیور ٹیومیڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو سٹور) کشمیر بازار لاہور۔ کراچی۔ بیدا فس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah